Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

Artificial Intelligence and the Moral Crisis of Humanity

مصنوعی ذہانت اور انسان کا اخلاقی بحران

Musarrat Mukhtar
M.Phil. Scholar Minhaj University Lahore
Email: mali2546846@gmail.com

Huma Bukhari
M.Phil. Scholar Minhaj University Lahore
Email: HumaNafees.hn@gmail.com

Muhammad Taha
M.Phil. Scholar Minhaj University Lahore
Email: tahabinbashir@gmail.com

Abstract

In the modern era, Artificial Intelligence (AI) has brought a revolutionary transformation across various fields of human life. While this technology offers unprecedented ease, speed, and precision, it simultaneously raises complex questions related to ethics, human values, and moral responsibility. This study examines the growing use of AI in the context of the moral crisis facing humanity. It explores whether AI can serve as a means to reinforce ethical conduct or if it contributes to moral decay. The research delves into the intricate relationship between technology and ethics, the role of algorithmic decision-making, and the potential impacts on human moral consciousness. The findings suggest that unless humanity strengthens its ethical foundations, AI will remain a

Published:
March 25, 2025
powerful yet directionless tool that may deepen the existing moral crisis. The study also highlights potential guidance from Islamic ethical principles in addressing these challenges.

Keywords:

Artificial Intelligence (AI), Ethics, Moral Responsibility, Human Values, Algorithmic Decision-Making

مصنوعی ذہانت(**Artificial Intelligence**)آج کے دور کی سب سے انقلابی ٹیکنالوجی سمجھی جاتی ہے۔یہ انسان کی فکری و عملی صلاحیتوں کو اس قدر آگے لے جاچکی ہے کہ خودکار نظام، مشینی فیصلے،اور روبوٹکس اب انسانی زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔لیکن جہاں یہ ترقی سہولت اور رفتار لائی ہے،وہیں ایک اہم سوال کھڑا ہوا ہے:**"کیا انسان کی اخلاقی صلاحیت مصنوعی ذہانت کی رفتار کے ساتھ ترقی کر رہی ہے؟"**

اخلاقی بحران کی وضاحت

اخلاقی بحران(**Moral Crisis**)ایک ایسی فکری و عملی کیفیت ہے جس میں فرد یا معاشرہ صحیح وغلط، خیر وشر اور عدل وظلم کے واضح معیارات کھو بیٹھتا ہے۔نتیجتاً اخلاقی اقدار پسِ پشت چلی جاتی ہیں،اور محض ذاتی مفاد، طاقت، یا مادی کامیابی کو ہی اصل معیار سمجھا جانے لگتا ہے۔اس بحران کی علامات ہمیں انفرادی رویّوں سے لے کر عالمی سطح کی پالیسیوں تک میں نظر آتی ہیں۔

جب انسان برائی کو اچھائی سمجھنے لگے،تو وہ اخلاقی اندھے پن کا شکار ہو جاتا ہے۔قرآن مجید اس کیفیت کو یوں بیان کرتا ہے:

أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَنًا([1])

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

"کیاوہ شخص (برابر ہے) جس کے برے عمل کو اس کے لیے خوشنما بنادیا گیا، اور وہ اسے اچھا سمجھنے لگا؟"

یہ آیت اخلاقی بحران کی بنیادی صورت کو واضح کرتی ہے: برائی کی مثبت تعبیر۔

جب انسان کی زندگی صرف معاشی ترقی، شہرت یا تسلط کے گرد گھومنے لگے، تو وہ روحانی اور اخلاقی پہلوؤں سے غافل ہو جاتا ہے۔ علامہ اقبالؒ اس کیفیت کو یوں بیان کرتے ہیں:

"زوالِ علم و ہنر ہے کہ راز ہے یہ کوئی؟
زوالِ عقل نہیں، زوالِ اخلاق ہے"([2])

یعنی بظاہر ترقی ہو، علم ہو، ہنر ہو، لیکن اگر اخلاق کا زوال ہے تو یہ حقیقی بحران ہے۔

اخلاقی بحران کے اسباب

جب معاشرے سے مذہب، روحانیت، اور اخلاقیات کو غیر متعلق سمجھا جانے لگے، تو مادہ پرستی ہر عمل کی بنیاد بن جاتی ہے۔

ول ڈیورانٹ **(Will Durant)** کہتا ہے:

"There is no significant example in history, of a society retaining its moral life without the aid of religion([3])".

"تاریخ میں کوئی نمایاں مثال ایسی نہیں جس میں کسی معاشرے نے مذہب کی مدد کے بغیر اپنی اخلاقی زندگی قائم رکھی ہو۔"

جدید تعلیم نے انسان کو ٹیکنکل مہارت تو دی ہے، مگر اخلاقی کردار سازی کو نظرانداز کر دیا ہے۔ جان ڈیوی **(John Dewey)** کے بقول:

"The moral training of the child is the most

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

important work of education”.

"بچے کی اخلاقی تربیت تعلیم کا سب سے اہم کام ہے۔"

اخلاقی بحران سے مراد وہ کیفیت ہے جس میں انسان خیر و شر، حق و باطل، اور عدل و ظلم کے واضح معیار کھو بیٹھتا ہے۔ جب طاقت، علم اور ٹیکنالوجی ہو لیکن اخلاقی رہنمائی نہ ہو، تو نتیجہ تباہی، استحصال اور غیر انسانی رویوں کی صورت میں نکلتا ہے۔

جیسے کہ مشہور جرمن فلسفی ایمانوئل کانٹ **(Immanuel Kant)** کہتا ہے:

“Science is organized knowledge. Wisdom is organized life”.([4])

یعنی سائنس منظم علم ہے، لیکن دانائی منظم زندگی ہے۔

مصنوعی ذہانت نے **"علم"** اور **"قوتِ عمل"** کو تو بڑھا دیا ہے، لیکن **"دانائی"** یا **"اخلاقی شعور"** ابھی بھی پیچھے ہے۔

غیر جانبدار مشینیں، جانبدار انسان

مصنوعی ذہانت **(AI)** بظاہر ایک "غیر جانبدار" ٹیکنالوجی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مشینیں خود اچھا یا برا نہیں جانتیں، نہ ان میں تعصب یا جانبداری کا فطری رجحان ہوتا ہے۔ مگر اصل سوال یہ ہے: یہ مشینیں تربیت کس کے ڈیٹا پر ہوتی ہیں؟ اور فیصلہ سازی کے اصول کس نے طے کیے؟ یہی مقام ہے جہاں انسانی جانبداری **(Human Bias)** مصنوعی ذہانت میں در آتی ہے۔

ڈیٹا میں تعصب (Data Bias):

(AI) الگورِدھمز جن ڈیٹا سیٹس پر تربیت پاتے ہیں، وہ انسانی معاشروں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اگر یہ ڈیٹا خود نسلی، صنفی یا سماجی تعصب پر مبنی ہو، تو نتائج بھی جانبدار ہوتے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

امریکہ میں استعمال ہونے والے ایک **AI-based recruitment tool** نے مرد امیدواروں کو ترجیح دینا شروع کر دیا کیونکہ تربیتی ڈیٹا میں ماضی کی بھرتیوں میں مردوں کی اکثریت تھی۔

Cathy O'Neil، جو AI پر تنقیدی کتاب **Weapons of Math Destruction** کی مصنفہ ہیں، لکھتی ہیں:

"Algorithms are opinions embedded in code".

"الگورِدھمز وہ آرا ہیں جو کوڈ میں چھپی ہوتی ہیں۔"

فیصلہ سازی میں انسانی تعصب:

AI خود فیصلے نہیں کرتی، بلکہ انسان ہی طے کرتا ہے کہ مشین کو کیا "صحیح" اور کیا "غلط" سمجھنا ہے۔ مثلاً خودکار گاڑیوں (**Self-driving cars**) کے لیے اخلاقی سوالات اٹھتے ہیں حادثے کی صورت میں بچایا کس کو جائے مسافر کو یا سڑک پر موجود بچے کو؟ یہ ایک اخلاقی اور جانبدار فیصلہ ہے، اور اس کا انحصار سافٹ ویئر بنانے والے کی ترجیحات پر ہوتا ہے۔

AI کا عدالتی اور سیکیورٹی نظام میں استعمال:

AI کو عدالتوں میں سزا و جزا کے تعین یا پولیسنگ سسٹم میں مشتبہ افراد کی نشاندہی کے لیے بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر ڈیٹا میں کسی مخصوص نسل یا طبقے کا تعصب ہو، تو AI غیر جانبدار ہوتے ہوئے بھی غیر منصفانہ فیصلے دے سکتی ہے۔

MIT Media Lab اور **AI Now Institute** کی تحقیق کے مطابق:

فیشل ریکگنیشن سسٹمز نے سیاہ فام خواتین کو سفید فام مردوں کی نسبت کئی گنا زیادہ غلط شناخت کیا۔[5]

اسلام میں عدل و انصاف کو بنیادی قدر قرار دیا گیا ہے، چاہے فیصلہ دشمن کے حق میں کیوں نہ ہو۔

OPEN ACCESS
CC BY

ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ، وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا ۚ اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ"([6])

"اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف پر قائم رہو، اور دشمنی کسی قوم سے تمہیں انصاف نہ کرنے پر نہ اُبھارے۔ عدل کرو، یہی تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"

یہ اصول **AI** کی ترقی کے دور میں بھی اتنا ہی ضروری ہے، تاکہ ٹیکنالوجی انسانی جانبداری سے پاک ہو۔

AI بذاتِ خود غیر جانبدار ہو سکتی ہے، مگر انسانی ذہن کی جانبداری اس کی جڑوں میں سرایت کر جاتی ہے۔ اس لیے ہمیں **AI** کو صرف سمارٹ بنانے کی نہیں، بلکہ اخلاقی طور پر منصفانہ بنانے کی بھی ضرورت ہے۔ یہی وہ چیلنج ہے جس کا سامنا جدید انسان کو ہے کیا ہم اپنی جانبداری کو مشینوں میں منتقل کر رہے ہیں؟ یا اپنے فیصلوں کو عدل کے سانچے میں ڈھالنے کے لیے تیار ہیں؟

Data Bias اور تعصب

"**Data Bias**" کا مطلب ہے کہ وہ ڈیٹا جس پر مصنوعی ذہانت یا مشین لرننگ سسٹمز کی تربیت ہوتی ہے، اگر وہ پہلے سے موجود تعصبات **(biases)**، عدم توازن **(imbalances)** یا غلط نمائندگی **(misrepresentation)** پر مبنی ہو، تو وہ نظام بھی متعصب اور غیر منصفانہ نتائج پیدا کرے گا۔

تعصب ایک ذہنی یا رویّہ جاتی جھکاؤ ہے جو کسی فرد، گروہ، نسل، جنس یا عقیدے کے بارے میں جانبدارانہ رویہ اختیار کرتا ہے۔ جب یہی تعصب غیر محسوس انداز میں ڈیٹا میں داخل ہو جاتا ہے، تو مشین بھی انسان کی طرح جانبدار ہو جاتی ہے۔

Amazon کی AI Hiring Tool:

ایمیزون نے ایک AI بھرتی کا نظام بنایا جو مرد امیدواروں کو زیادہ ترجیح دے رہا تھا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ ڈیٹا میں ماضی کے مرد اکثریت والے

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

بھرتی رجحانات تھے، جس نے نظام کو بھی **"مرد نواز"** بنادیا۔

:FBI's Facial Recognition Bias

چہرہ شناسائی کے نظام سیاہ فام افراد کو زیادہ بار غلط شناخت کرتے ہیں، کیونکہ ڈیٹا میں سفید فاموں کی نمائندگی زیادہ ہے۔(7)

اسلام ہر سطح پر عدل و انصاف کی تعلیم دیتا ہے، چاہے وہ ڈیٹا ہو یا فیصلے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ(8)

"اور جب بات کہو تو انصاف کے ساتھ کہو، چاہے معاملہ رشتہ دار کا ہی کیوں نہ ہو۔"

یہ آیت بتاتی ہے کہ معلومات اور گواہی میں بھی انصاف ضروری ہے، جو ڈیٹا کی دنیا میں بھی لاگو ہوتا ہے۔

مصنوعی ذہانت صرف اس وقت تک غیر جانبدار ہے جب تک اس کا ڈیٹا غیر جانبدار ہو۔ جب ڈیٹا ہی تعصب پر مبنی ہو، تو **AI** بھی انسانوں کی اخلاقی کمزوریوں کی عکاسی کرنے لگتی ہے۔ لہٰذا، **AI** کی دنیا میں انصاف کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم **Data Bias** کی شناخت، اصلاح اور اخلاقی اصولوں کو بنیاد بنائیں۔

انسانی ذمہ داری کا فقدان

جب انسان ترقی کی بلند ترین منزلوں پر پہنچ جائے، مگر اپنے اعمال کے نتائج سے بے پرواہ ہو جائے، تو یہ ذمہ داری کا فقدان کہلاتا ہے۔ آج کے ڈیجیٹل اور مصنوعی ذہانت کے دور میں یہ بحران اور بھی گہرا ہو چکا ہے۔ افراد، ادارے، حکومتیں اور کمپنیاں ترقی تو چاہتی ہیں، لیکن نتائج کی اخلاقی، سماجی اور انسانی ذمہ داری قبول کرنے سے گریزاں ہیں۔

انسانی ذمہ داری **(Human Responsibility)** کا مطلب ہے: اپنے افعال، فیصلوں اور ان کے اثرات کا شعور اور جوابدہی قبول کرنا۔ یہ ذمہ داری صرف قانونی نہیں بلکہ اخلاقی، سماجی اور روحانی سطح پر بھی ہوتی ہے۔

نتائج سے لاتعلقی:

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

لوگ اپنی پیدا کردہ چیزوں یا کیے گئے فیصلوں کے نتائج کو **"سسٹم"** یا **"مشین"** کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں۔

سوشل میڈیا پر غیر محتاط رویے:

جھوٹی خبریں پھیلانا، کردار کشی کرنا، نفرت انگیزی اور یہ سب **"اظہارِ رائے"** کے نام پر۔

AI اور خودکار نظامات کے حوالے سے فکری فرار:

جب کمپنیز کہتی ہیں: **"یہ تو مشین نے فیصلہ کیا، ہم ذمہ دار نہیں"** یہ دراصل انسانی اخلاقی گریز کی جدید شکل ہے۔

اسلامی تعلیمات میں ہر انسان کو اپنے اعمال کا جواب دہ قرار دیا گیا ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ([9])

"ہر شخص اپنے کیے کا ذمہ دار ہے۔"

یووال نوح حراری کے مطابق:

"Technology gives us power, but it does not tell us how to use that power responsibly([10])".

"ٹیکنالوجی ہمیں طاقت دیتی ہے، مگر یہ نہیں بتاتی کہ اس طاقت کو ذمہ داری سے کیسے استعمال کیا جائے۔"

مصنوعی ذہانت اور ذمہ داری کا چیلنج

AI کے میدان میں انسان فیصلہ ساز ہے مگر خود کو فیصلہ سے بری الذمہ سمجھتا ہے۔ مثلاً ڈرون حملہ ہوتا ہے فیصلہ الگوردم کا، مگر تربیت اور ہدف انسان

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

کادیا ہوا۔روزگار سے محرومی کا فیصلہ ہوتا ہے سسٹم کی بنیاد پر، مگر ڈیٹا اور اصول انسان کے بنائے ہوئے۔

Cathy O'Neil (AI) ناقد کہتی ہیں:

> **"Big data processes codify the past. They do not invent the future".([11])**
>
> **"بڑے ڈیٹا کے نظام ماضی کے تعصبات کو دہراتے ہیں، مستقبل کی اخلاقیات نہیں بناتے۔"**

انسانی ذمہ داری کا فقدان ایک فکری، اخلاقی اور وجودی بحران ہے۔ اگر ہم نے خود کو صرف "صارف" یا "پیدا کرنے والا" سمجھا، اور اخلاقی جواب دہی۔

انسانی وقار (Human Dignity) کا چیلنج

انسانی وقار (**Human Dignity**) ایک بنیادی اصول ہے جو انسان کے اخلاقی، سماجی اور قانونی حقوق کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ تصوّر ہر انسان کو اُس کی فطری حیثیت میں عزت دینے کی بنیاد ہے اور یہ اسلام، مغربی فلسفے اور عالمی انسانی حقوق کے منشور میں مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔

تاہم، مصنوعی ذہانت (**AI**) اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی کے بڑھتے ہوئے استعمال نے انسانی وقار کو چیلنج کیا ہے، خصوصاً ان شعبوں میں جہاں انسان کی موجودگی اور فیصلہ سازی کا عمل مشینوں اور الگورڈمز نے بدل دیا ہے۔

AI، خودکار سسٹمز اور الگورڈمز کی ترقی کے ساتھ انسانوں کو "ڈیٹا پوائنٹس" یا "ڈیجیٹل آئٹمز" کے طور پر دیکھا جانے لگا ہے۔ جہاں ایک طرف یہ ٹیکنالوجیز انسان کی زندگی کو آسان بناتی ہیں، وہیں دوسری طرف انسانوں کو صرف اعداد و شمار یا صارف کی حیثیت میں محدود کر دیتی ہیں، جو انسانی وقار کے خلاف ہے۔

یہ صورتحال انسان کے اس تصور کو نقصان پہنچاتی ہے کہ وہ ایک موجودِ فطری، شعور رکھنے والا اور مقام رکھنے والا فرد ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

مصنوعی ذہانت کی بڑھتی ہوئی فعالیت، جیسے خودکار فیصلہ سازی، انسان کے آزادارادے پر اثرانداز ہو رہی ہے۔ جب مشینیں انسان کے فیصلے کرنے لگیں چاہے وہ کاروباری فیصلے ہوں، طبّی فیصلے، یا یہاں تک کہ جنگی حکمت عملی تو انسان کا آزادارادہ اور اخلاقی فیصلہ سازی کمزور پڑ جاتا ہے۔

آج کل کے AI سسٹمز کا انحصار ڈیٹا پر ہے۔ جب انسان کو صرف اس کی ڈیجیٹل شناخت یا آن لائن موجودگی سے جانچا جاتا ہے تو انسان کا حقیقی تشخص ماند پڑ جاتا ہے۔ یہ حقیقت کہ ایک انسان کی شخصیت ڈیٹا، الخوارزمی **(Algorithm)** اور مشینی معیارات سے پہچانی جا رہی ہے، اس کے انسانی وقار کو چیلنج کرتی ہے۔ جب انسان کو صرف ایک ڈیٹا پوائنٹ یا ایک روبوٹ کی طرح تصور کیا جاتا ہے، تو اس کے اخلاقی حقوق اور وقار کو نظرانداز کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

اسلام میں انسان کو عزت اور وقار دیا گیا ہے، اور اسے دوسرے جانداروں سے بالاتر مقام پر رکھا گیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ(12)

"ہم نے بنی آدم کو عزت دی۔"

یہ آیت انسانی وقار کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے جو کسی مشین کے ذریعے متاثر نہیں ہو سکتا۔

مشینوں کی بڑھتی ہوئی موجودگی انسانوں کو اپنے اخلاقی فیصلوں میں کمزوری کا شکار بناتی ہے۔ AI سسٹمز جانبدارانہ یا غیر اخلاقی فیصلے بھی کر سکتے ہیں، لیکن ان کے پیچھے موجود انسانوں کی اخلاقی ذمہ داری کم یا مکمل طور پر مفقود ہوتی ہے۔

انسانی وقار کو مصنوعی ذہانت کے دور میں برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم مشینوں کو مکمل فیصلہ سازی کی طاقت نہ دیں، بلکہ انہیں انسان کی رہنمائی میں استعمال کریں۔ اس کے علاوہ، انصاف، برابری، اور انسانی حقوق کو مرکزی حیثیت دی جائے تاکہ انسان اپنی فطری عظمت اور وقار کو برقرار رکھ سکے۔

CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

انسانی تعلقات میں ٹوٹ پھوٹ

انسانی تعلقات **(Human Relationships)** کسی بھی معاشرتی اور ثقافتی نظام کی بنیاد ہیں۔ یہ تعلقات محبت، ہمدردی، تعاون، دوستی، اور خاندانی بندھن جیسے انسانی اقدار پر مبنی ہوتے ہیں۔ مگر مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل ٹیکنالوجی نے انسانی تعلقات میں ایک نئی شکل کو جنم دیا ہے جس سے یہ تعلقات کمزور اور ٹوٹتے جا رہے ہیں۔

ڈیجیٹل اسٹرینگ اور تنہائی

جدید ٹیکنالوجی، خاص طور پر سوشل میڈیا، نے دنیا کو جتنا قریب کیا ہے، اُتنا ہی لوگوں کے درمیان حقیقی تعلقات میں دوری پیدا کی ہے۔ **AI-based communication tools** جیسے چیٹ بوٹس اور خودکار سسٹمز کی موجودگی میں، انسان ایک دوسرے سے کم جڑتا جا رہا ہے اور حقیقی، جسمانی تعلقات کے بجائے ڈیجیٹل تعلقات میں جکڑ رہا ہے۔

مشینوں کی موجودگی اور انسانی جذبات کا فقدان

جب مصنوعی ذہانت اور روبوٹک سسٹمز لوگوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتے ہیں، تو یہ تعلقات جذباتی یا ہمدردی سے عاری ہوتے ہیں۔ روبوٹس یا مشینوں کے ساتھ بات چیت میں انسان کی احساسات اور حقیقی انسانی ربط کی کمی ہوتی ہے، جو کہ انسانی تعلقات کے لیے ضروری ہے۔

قرآن کی تعلیم ہے:

وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ[13]

"کیا تم اپنے اندر کی حقیقت کو نہیں دیکھتے؟"

یہ آیت انسان کو اپنی اندر کی حقیقت اور روحانی ربط کی طرف متوجہ کرتی ہے، جو کہ مشینوں میں نہیں ہو سکتا۔

AI کی مدد سے ڈیٹنگ ایپس اور آن لائن کمیونیکیشن ٹولز نے محبت اور رومانوی تعلقات کو تجارتی بنا دیا ہے۔ انسانوں کو ایک "مصنوعی" نظام میں جکڑ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

دیا گیا ہے، جہاں جذبات اور تعلقات کو منافع کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

آج کل ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور AI سسٹمز نے خاندانی تعلقات کو بھی متاثر کیا ہے۔ جب گھر کے افراد اپنے موبائل یا کمپیوٹر کی اسکرین میں گم ہو جاتے ہیں، تو اس سے آمنے سامنے بات چیت اور حقیقی ربط متاثر ہوتا ہے۔

قرآن میں ہے:

وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ[14]

"تم اپنی بیویوں کے ساتھ اچھے طریقے سے رہو۔"

اس آیت میں احترام اور اچھی معاشرت کی تعلیم دی گئی ہے، جو کہ مشینوں کی مدد سے نہیں، بلکہ انسانی تعلقات سے ہی ممکن ہے۔

انسانی تعلقات میں ٹوٹ پھوٹ دراصل مشینوں کی بڑھتی ہوئی موجودگی اور ڈیجیٹل دنیا کے اثرات کا نتیجہ ہے۔ اگرچہ ٹیکنالوجی کے فوائد ہیں، مگر یہ انسانوں کے درمیان حقیقی ربط اور جذباتی تعلقات کو متاثر کر رہی ہے۔ انسانیت کی اصل خوبصورتی اس میں ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ محبت، ہمدردی، قربانی، اور احساسات کا اشتراک کرے، جو کہ صرف مشینوں کے ذریعے ممکن نہیں۔

اخلاقیات کی مشینی تشکیل

اخلاقیات (Ethics) انسانوں کی زندگیوں میں اچھے اور برے، صحیح اور غلط کے درمیان فرق کرنے کے اصولوں اور اقدار پر مبنی نظام ہے۔ انسانوں کی اخلاقی بنیادیں انسانی فطرت، ثقافت، مذہب، اور سماج کے ذریعے تشکیل پاتی ہیں۔ لیکن جب یہ اخلاقیات مصنوعی ذہانت (AI) کی مدد سے مشینوں میں تشکیل دی جاتی ہیں، تو یہ ایک نیا چیلنج پیدا کرتی ہیں۔

مشینی اخلاقیات (Machine Ethics) ایک ابھرتی ہوئی تحقیقاتی شعبہ ہے جو AI سسٹمز کو اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر فیصلے کرنے کی صلاحیت

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

دینے کی کوشش کرتا ہے۔اس میں مشینوں کے لیے اخلاقی حدود قائم کرنے،انہیں اچھی یا برے کی تفریق سکھانے،اور انسانی اقدار کی نمائندگی کرنے کے بارے میں غور کیا جاتا ہے۔

مشینوں میں اخلاقی اصولوں کی تنصیب

اگرچہ مشینیں ڈیٹا اور الگورڈمز پر چلتی ہیں،ان کے اندر اخلاقی فیصلے کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا ایک پیچیدہ کام ہے۔مختلف ماہرین نے تجویز کیا ہے کہ AI سسٹمز کو انسانوں کی اخلاقی تربیت کی طرح تربیت دی جاسکتی ہے تاکہ وہ صائب فیصلے کر سکیں۔اس کا مقصد مشینوں کو انسانی اقدار اور اصولوں کے مطابق فیصلہ سازی میں شامل کرنا ہے۔

اسٹینلے کرافٹ کا قول ہے:

> **"ہمیں مشینوں کو ایسے تربیت دینا ہوگا کہ وہ صرف منطقی فیصلے نہ کریں،بلکہ ان فیصلوں میں انسانی اخلاقی اصولوں کا خیال رکھیں۔"**([15])

اس قول سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ AI کو نہ صرف ڈیٹا کی بنیاد پر فیصلے کرنے کی صلاحیت دینی چاہیے،بلکہ ان فیصلوں میں انصاف،ہمدردی،اور انسانی احساسات کو بھی مد نظر رکھنا چاہیے۔

مختلف اخلاقی نظریات اور AI سسٹمز

مشینوں کی اخلاقی تشکیل کے دوران مختلف فلسفیانہ اور اخلاقی نظریات کی پیروی کی جاسکتی ہے۔ان میں کچھ اہم نظریات درج ذیل ہیں:

یوٹیلیٹی ازم (Utilitarianism):

اس نظریے کے مطابق،مشینیں اپنے فیصلوں میں زیادہ سے زیادہ خوشی یا فائدہ پیدا کرنے کی کوشش کریں گی۔مثال کے طور پر،خودکار گاڑیاں کامیابی

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

کی بنیاد پر فیصلہ کر سکتی ہیں کہ انہیں کس کو بچانا ہے، اگر ایک حادثہ ہونے والا ہو۔

قانونی اخلاقیات(Deontological Ethics):

اس میں مشینیں ایک مخصوص اخلاقی اصول پر عمل کرتی ہیں، چاہے اس سے زیادہ فائدہ نہ ہو۔ مثال کے طور پر، خودکار نظام جھوٹ بولنے یا دھوکہ دینے کی اجازت نہیں دے گا، چاہے اس سے کوئی فوری فائدہ ہو۔

فضیلت اخلاقیات(Virtue Ethics):اس میں مشینوں کو ایسے اصولوں کی بنیاد پر تربیت دی جاتی ہے جو انسانی فضائل جیسے ایمانداری، ہمت، اور سخاوت کے مطابق ہوں۔

جان سٹورٹ مل کا کہنا ہے:

"ہمیں ایسے اصولوں کی بنیاد پر مشینوں کو تربیت دینی چاہیے جو انسانوں کے لیے بہترین نتائج لائیں اور دنیا میں بہتری لائیں۔"

مشینی اخلاقیات ایک پیچیدہ اور حساس موضوع ہے جس میں ڈیٹا، الگورڈمز، اور انسانی اقدار کا امتزاج ضروری ہے۔ اگرچہ مصنوعی ذہانت کو اخلاقی فیصلے کرنے کی طاقت دینا ممکن ہے، لیکن یہ ایک یقینی چیلنج ہے کہ یہ فیصلے انسانی حقوق، انصاف، اور اخلاق کے مطابق ہوں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم انسانی تربیت اور اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر مشینوں کو تربیت دیں، تاکہ یہ منصفانہ اور حساس فیصلے کر سکیں اور انسانی عزت کو نقصان نہ پہنچائیں۔

مذہبی و اسلامی تناظر

اسلامی تعلیمات میں علم کو امانت اور قوت کو امتحان قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں فرمایا گیا:

إِنَّهُ كَانَ ظَلُومًا جَهُولًا[16]

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published: March 25, 2025

"بے شک انسان بہت ظالم اور نادان ہے۔"

انسان جب علم وطاقت کو اخلاق سے آزاد کر دیتا ہے تو ظلم کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

حضرت علیؓ کا قول ہے:

العِلمُ بلا أدبٍ کالنار بلا حطبٍ

"علم بغیر ادب کے ایسی آگ ہے جس کے پاس لکڑی نہ ہو۔"

یہی حال آج کے انسان کا ہے، جس کے پاس مصنوعی ذہانت تو ہے، لیکن اخلاقی بصیرت کمزور ہے۔

اخلاقی حل اور تجاویز

- ہر ملک کو اخلاقی اصولوں پر مبنی AI پالیسی بنانی چاہیے، جو انسانی وقار، انصاف، اور شفافیت کو یقینی بنائے۔
- ماہرینِ دین، فلسفہ، سائنس اور سوشیالوجی کو مل کر اخلاقی اصول طے کرنے چاہییں۔
- یونیورسٹیوں میں "اخلاقیات اور AI" جیسے مضامین لازمی ہونے چاہییں تاکہ ٹیکنالوجی بنانے والے انسان اخلاقی طور پر حساس ہوں۔
- اسلام انسان کو "خلیفۃ اللہ" قرار دیتا ہے جو ٹیکنالوجی کے استعمال میں اللہ کے سامنے جواب دہ ہے۔

مصنوعی ذہانت نے انسان کو نئی بلندیوں تک پہنچایا ہے، مگر اگر اس کے ساتھ اخلاقی تربیت نہ ہو تو یہ ترقی انسانیت کے لیے خطرہ بن سکتی ہے۔ ہمیں یہ

OPEN ACCESS
CC BY

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

بات سمجھی ہو گی کہ "ہر نئی ٹیکنالوجی کے ساتھ نئی اخلاقیات کی ضرورت بھی ہوتی ہے۔"

ماحصل

مصنوعی ذہانت (AI) نے انسانی زندگی کے مختلف شعبوں میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کی ہیں، تاہم اس کے ساتھ اخلاقی بحران بھی شدت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ انسان جہاں ایک طرف ٹیکنالوجی پر بڑھتے انحصار سے سہولت حاصل کر رہا ہے، وہیں دوسری طرف احساسِ ذمہ داری، خود اختیاری اور اخلاقی شعور میں کمی آ رہی ہے۔

AI کے ذریعے فیصلے کرنے، نگرانی، روزگار کے مواقع اور معلومات کے کنٹرول جیسے امور میں انسانی اقدار پس پشت جا رہی ہیں، جس سے سچائی، عدل، رازداری اور انسانی وقار جیسے بنیادی اصول متاثر ہو رہے ہیں۔ اس صورتحال میں ضروری ہے کہ ٹیکنالوجی کی ترقی کے ساتھ ساتھ انسان اپنے اخلاقی وجود کا بھی احتساب کرے، تاکہ AI انسانیت کی خدمت کا ذریعہ بنے، نہ کہ اس کی بے قدری کا سبب۔

حوالہ جات

1: القرآن، فاطر: 8

2: محمد اقبال، (س ن)، ضربِ کلیم، لاہور، اقبال اکادمی، ص: 125

3 : Will Durant,The Story of Civilization, Vol.1,P:35

4 : Immanuel Kant ,Artificial Intelligence: A Modern Approach. (4th Edition)Pearson, 2021,P:44

5 : Ref: Joy Buolamwini, “Gender Shades,” 2018,P:37

6: القرآن، المائدہ: 8

7 : Ref: National Institute of Standards and Technology, 2019,P:109

8: القرآن، الأنعام: 152

9: القرآن، المدثر: 38

10 : Superintelligence: Paths, Dangers, Strategies,Oxford University Press, 2014,P:85

11 : ***Cathy O’Neil,Teaching Robots Right from Wrong,*** Oxford University Press, 2008,P:145

Al-Asr International Research Journal of Islamic Studies
Vol 5 Issue 1 (January-March, 2025)
ISSN E: (2790-7694)
ISSN P: (2790-7686)
Published:
March 25, 2025

[12]: القرآن،الإسراء:70

[13]: القرآن،الذاریات: 21

[14]: القرآن،النساء:19

[15] : Stanley Kraft,The Machine Question: Critical Perspectives on AI,2023,P:186

[16]: القرآن،الاحزاب:72